خبر و نظر

نومبر 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

- ★ امریکی سفیر کا دورۂ کراچی، لاہور اور پشاور
- ★ امریکہ انتخابی نتائج میں غیر جانبدار رہے گا
- ★ فاٹا کے طالبعلموں کیلئے یو ایس ایڈ کے تعلیمی وظائف

امریکی سفیر یکم اکتوبر کو لاہور میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی سے ملاقات کر رہی ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اکتوبر 2 کو پشاور میں صوبہ سرحد کے گورنر علی جان محمد اورکزئی سے ملاقات کر رہی ہیں۔

خبرونظر

شمارہ 11 نومبر 2007ء

فہرستِ مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط	4
سفیر پیٹرسن کی بانی پاکستان جناح کے مزار پر حاضری	5
امریکی سفیر کی کراچی میں ملاقاتوں کی تصویری جھلکیاں	6
سرمایہ کاری کی فضا کو سازگار بنانے میں KCCI کی کوششوں کی تعریف	7
امریکہ انتخابی نتائج میں غیر جانبدار رہے گا: سفیر این ڈبلیو پیٹرسن	8
امریکی سفیر کا عالمگیری دروازہ کا دورہ اور ثقافتی ورثہ کے تحفظ کی ضرورت پر زور	9
امریکی سفیر پیٹرسن کی جانب سے پشتو مخطوطات کے تحفظ کیلئے گرانٹ	10
امریکہ کی جانب سے پاک فوج کے شعبہ ہوابازی کو 25 لڑاکا ہیلی کاپٹروں کی منتقلی	11
ڈینئل پرل کی یاد میں میوزیکل کنسرٹ	12
مزار اُچ شریف کے تحفظ کیلئے 50 ہزار ڈالر کی امریکی گرانٹ	13
یوایس ایڈ کی معاونت سے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی ویب سائٹ کا اجراء	14
وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس کے افطار ڈنر میں YES پروگرام کے طالبعلموں کی شرکت	15
فاٹا کے طالبعلموں کیلئے یوایس ایڈ کے تعلیمی وظائف	16
پاکستان کے بیالوجی کے اساتذہ کا تربیتی پروگرام	17
زلزلہ زدہ علاقوں میں یوایس ایڈ کے تعلیمی پروگرام کا کامیاب سال مکمل ہونے پر تقریب	18
سیاسی اور سماجی میدانوں میں خواتین کے کردار کی اہمیت	20

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ کولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000

فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

خالد محمود اختر

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کراچی میں قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر حاضری کے دوران پھولوں کی چادر چڑھا رہی ہیں۔

قارئین ''خبرونظر'' کے خطوط

مثال نہیں ملتی

''خبرونظر'' کا تازہ شمارہ تنظیم تحریک اصلاح معاشرہ کی لائبریری میں پڑھنے کو ملا۔ پڑھ کر بیحد مسرت ہوئی۔ یہ رسالہ ہمارے دماغ کو تازگی بخشتا ہے اور ہمارے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ اچھا اور خوبصورت رسالہ ہے اور خوبصورت معلومات سے بھرا ہوا ہے۔ پاکستان ابھرتے ہوئے ایشیا کا ایک ستون ہے، امریکہ میں خواتین کا معیشت میں کردار اور امریکی کانگریس کی جانب سے رمضان بل کی منظوری اچھے مضامین ہیں۔ اتنی اچھی تصاویر اور خوبصورت ڈیزائن کے ساتھ یہ رسالہ تیار کیا جاتا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

قاری حافظ محمد بخش عمرآباد، لکی مروت

الگ رنگ

ماہ ستمبر کا شمارہ آج موصول ہوا۔ جب بھی نیا شمارہ آتا ہے معلومات، حالات حاضرہ اور پاکستانی نژاد امریکیوں کی مصروفیات کے بارے میں آگاہی کے نئے در وا ہو جاتے ہیں۔ ہر شمارہ ایک الگ رنگ لیئے ہوئے ہوتا ہے جس سے نہ صرف پاکستان میں امریکی سفارتخانہ کی کارکردگی بلکہ ثقافتی، تعلیمی، سائنسی، مذہبی، صحت عامہ، کاروباری و صنعتی سرگرمیاں بھی واضح ہوتی ہیں۔ یعنی چند صفحات ایک کہانی بیان کرتے ہیں جو بہت کارآمد ہوتی ہے۔ یقیناً آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ظفر علی شاد

بہت فائدہ

میں کافی عرصہ سے ''خبرونظر'' کا قاری ہوں۔ امریکہ فاٹا میں 750 ملین ڈالر مالیت کے پانچ سالہ پروگرام پر عمل کر رہا ہے جس سے پاکستان کو بہت فائدہ ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اس پروگرام سے پاکستانی نوجوان اچھے شہری بن سکتے ہیں کیونکہ اس پروگرام سے پاکستان مین صحت، تعلیم، اقتصادی ترقی کے لئے مزید فنڈ فراہم کئے جائیں گے۔

محمد سارنگ شنبانی کبب، خیرپورمیرس

یادگار دورہ

''خبرونظر'' کا ستمبر کا شمارہ میری نظروں سے گزرا۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ امریکی بھی پاکستانی عوام سے محبت کرتے ہیں اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کا دورۂ لاہور ایک یادگار دورہ تھا۔ پاکستان میں معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے امریکی امداد عوام کی بہتری کے لئے ایک بہت بڑا مشن ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ٹیکنیکل اور ہنرمند افراد کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ دی جائیگی۔

طارق محمود لاہور

لاجواب

''خبرونظر'' بیحد اچھا، مزیدار اور معلومات سے بھرا ہوا لاجواب رسالہ ہے۔ اکتوبر کے شمارہ میں تمام مضامین بمعہ تصاویر یہ بہت اچھے ہیں۔ یہ رسالہ معلومات کا خزانہ ہے۔

قاری حافظ گل لکی مروت

منہ بولتی مثال

اکتوبر کا ''خبرونظر'' ملا۔ تقریباً چار سال سے زیادہ عرصہ سے یہ رسالہ میرے زیر مطالعہ ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ تواتر کے ساتھ اپنا میگزین بھیج رہے ہیں۔ امریکی حکومت اور عوام جس طرح سے ہمارے ملک پاکستان میں قدرتی آفات، جمہوریت، صحت، تعلیم اور ہر شعبہ زندگی کی ترقی میں مدد دے رہے ہیں یہ امریکہ اور پاکستان کی دوستی کی ایک منہ بولتی مثال ہے۔

شاہد ریاض ستی اسلام آباد

شاباش

ستمبر کا ''خبرونظر'' میرے ہاتھوں میں ہے۔ بڑا خوبصورت اور رنگین رسالہ ہے۔ آپ کو اتنی محنت کرنے اور معیاری مضامین چھاپنے پر شاباش اور مبارکباد۔ امریکی سفیر پیٹرسن کا دورہ لاہور اور دیگر مضامین پسند آئے خاص طور پر ٹائٹل اور بیک ٹائٹل کی تصاویر کا انتخاب بہت اچھا لگا۔

غلام عباس بھنبھرو خیرپورمیرس

سفیر پیٹرسن کی بانیٔ پاکستان قائد اعظم کے مزار پر حاضری

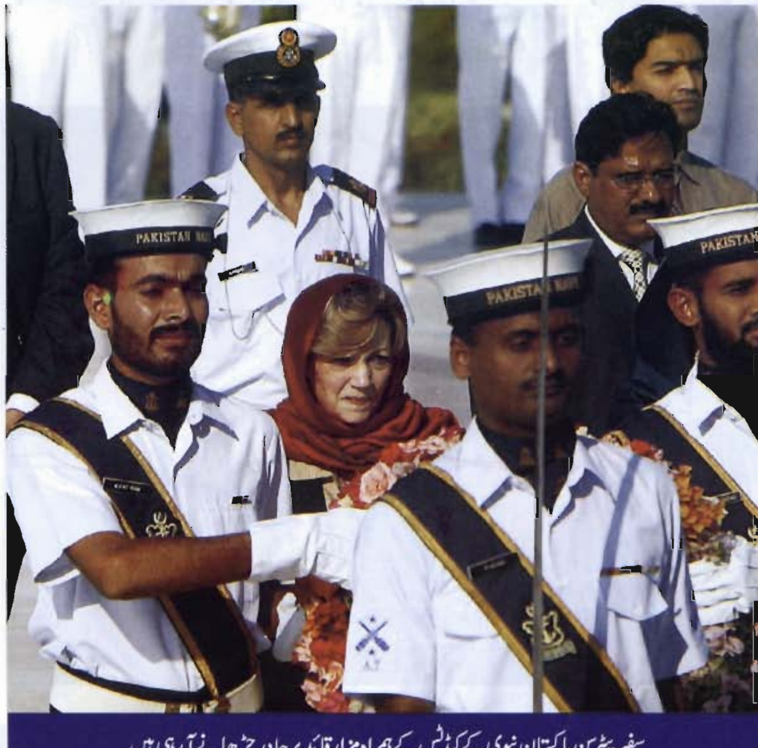

سفیر پیٹرسن پاکستان نیوی کے کیڈٹس کے ہمراہ مزار قائد پر چادر چڑھانے آ رہی ہیں

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن مزار قائد کی عمارت کا اندرونی منظر دیکھ رہی ہیں۔

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 23 اکتوبر 2007ء کو بانی پاکستان محمد علی جناح کے مزار پر حاضری دی اور انہیں "صاحبِ یقین اور انتہائی پیشہ ورانہ بصیرت" کا حامل قرار دیا۔

سفیر پیٹرسن نے صوبائی دارالحکومت میں اپنے پہلے دورہ کے دوران مزارِ جناح پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور کہا کہ یہاں کی فضا میں سکون اور طمانیت ہے۔ اگرچہ کراچی کا شمار دنیا کے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اور یہاں لاکھوں لوگ بستے ہیں، لیکن مجھے یہ شہر تازہ دم کر دینے والا لگا اور مزار بھی میلوں کے فاصلے سے نظر آتا ہے۔

کراچی میں اعلیٰ امریکی سفارتکار نے امریکن بزنس کونسل کے صدر اقبال بنگالی اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان سے بھی ملاقات کی اور امریکی سرمایہ کاری اور پاکستان میں تجارتی مفادات کے حوالے سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

بعدازاں سفیر پیٹرسن نے گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان سے ملاقات کی۔ امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

امریکی سفیر کی کراچی میں ملاقاتوں کی

تصویری جھلکیاں

امریکی این ڈبلیو پیٹرسن بلاول ہاؤس میں سابق وزیراعظم بےنظیر بھٹو سے ملاقات کررہی ہیں۔

سفیر پیٹرسن بزنس ریکاڈر کے دورہ کے موقع پر چیف ایگزیکٹو آفیسر وامق زبیری کے ساتھ

این ڈبلیو پیٹرسن روزنامہ جنگ کے ادارتی عملہ سے ملاقات کررہی ہیں۔ تصویر میں میر شکیل الرحمٰن، غازی صلاح الدین اور محمود شام نمایاں ہیں۔

امریکی سفیر پیٹرسن اور قونصل جنرل اینسکی روزنامہ ڈان کے دورہ کے موقع پر ایڈیٹر عباس ناصر کے ہمراہ۔ بائیں جانب ایڈیٹر ہیر الڈ عارفہ نور اور ڈان ٹی وی نیوز کے اظہر عباس ہیں۔

سفیر پیٹرسن آج ٹی وی کے دفاتر۔ کے دورہ کے موقع پر ڈائریکٹر نیوز معصوم عثمانی کے ہمراہ

کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر شمیم احمد شمسی امریکی سفیر کو تحفہ پیش کر رہے ہیں

امریکی سفیر کی پاکستان میں سرمایہ کاری کی فضا کو سازگار بنانے میں کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی کوششوں کی تعریف

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے سرمایہ کاری کے بہتر ماحول کے فروغ میں کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پاکستان کی معیشت کا ایک اہم کردار ہے۔

سفیر پیٹرسن نے 24 اکتوبر کو کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ درپیش مشکلات کے باوجود کے سی سی آئی جیسے گروپ کی سرگرمیاں ہمارے ساتھ اشتراکِ کار کو برقرار رکھنے اور پاکستان کی معیشت کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان میں معاشی ترقی اور پاکستان کے ساتھ تجارت میں اعانت کی ہے۔

امریکی سفیر نے کہا کہ اس وقت ہم پاکستان کے سب سے بڑے تجارتی اور اقتصادی اشتراکِ کار ہیں۔ پاکستان ایک اہم حلیف ہے اور ہم نے طویل مدت اقتصادی، تزویراتی اور تجارتی تعلقات کا عزم کر رکھا ہے۔ اِس عزم کی ایک مثال پاکستان میں تعمیر نو کی مواقع کے زونز (ROZs) کے قیام میں مدد دینا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ منصوبہ پاکستان میں مستحکم ترقی کو فروغ دے گا اور اس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

اُنہوں نے کہا کہ امریکہ اور پاکستان اس منصوبہ پر مِل جُل کر کام کر رہے ہیں کیونکہ اس ملک میں معاشی ترقی کا فروغ ہمارا مشترکہ نصب العین ہے۔

قبل ازیں، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر شمیم احمد شمسی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور امریکی سفیر کا ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان سے تعارف کرایا۔

امریکی سفیر کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ارکان کے ہمراہ

امریکہ انتخابی نتائج میں غیر جانبدار رہے گا: سفیر این ڈبلیو پیٹرسن

امریکی سفیر این پیٹرسن نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ افسران سے خطاب کر رہی ہیں۔

پاکستان میں امریکہ کی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 25 اکتوبر 2007ء کو نیشنل مینجمنٹ کالج میں اعلیٰ سرکاری افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومتِ امریکہ پاکستان میں آئندہ انتخابات کے نتائج میں " مکمل طور پر غیر جانبدار " ہے۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ امریکہ اور بین الاقوامی برادری میں شامل دیگر ممالک ایسی سازگار فضا بنانے میں مدد دے رہے ہیں، جس میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات منعقد ہو سکیں۔ لیکن یہاں میں یہ واضح کرنا چاہوں گی کہ ہماری توجہ کا مرکز انتخابی عمل ہے۔ اس کے نتائج پاکستان کے عوام کے ہاتھوں میں ہیں۔ قبل ازیں نیشنل مینجمنٹ کالج کے پرنسپل ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل جاوید حسن اور اساتذہ کرام نے امریکی سفیر کی آمد پر اُن کا خیر مقدم کیا۔

نیشنل مینجمنٹ کالج جو پہلے پاکستان ایڈمنسٹریٹو اسٹاف کالج کہلاتا تھا 1960ء میں فورڈ فاؤنڈیشن کی مالی اعانت اور امریکہ کی سائراکس یونیورسٹی اور برطانیہ کے ایڈمنسٹریٹو اسٹاف کالج، ہینلے کی فنی معاونت سے قائم کیا گیا تھا۔

امریکی سفیر نے مزید صراحت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ متعدد منصوبوں کیلئے اعانت کرے گا جن سے اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ انتخابی عمل باا عتبار اور شفاف ہو۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے زور دے کر کہا کہ امریکہ الیکشن سے متعلق مختلف پروگراموں میں 28 ملین ڈالر سے زیادہ مالیت کی رقم فراہم کر رہا ہے، جن میں رائے دہندگان کے ناموں کی فہرستوں کی درستگی، ووٹرز کو متحرک کرنے، سیاسی جماعتوں کی ترقی اور رائے دہندگان کی تعلیم کے منصوبے شامل ہیں۔ ہمارا مبصر مشن انتخابات سے قبل 14 مبصر لائے گا جو یہاں طویل عرصہ تک قیام کریں گے۔ درحقیقت وہ اگلے ہفتے پہنچ رہے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے اس سے قبل لاہور میں شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازہ کا بھی دورہ کیا۔ امریکی سفیر کے فنڈ برائے ثقافتی تحفظ کے تحت 31,834 ڈالر کی گرانٹ سے عالمگیری دروازہ کے بیرونی حصہ کو جدید تیکنیکس اور اصل کی مانند تعمیراتی سامان کو بروئے کار لا کر بحال کرنے میں مدد دی جائے گی۔

دورہَ لاہور کے دوران، اعلیٰ امریکی سفارتکار نے وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ بھی موجود تھے۔

امریکی سفیر کا

عالمگیری دروازہ کا دورہ

اور ثقافتی ورثہ کے تحفظ کی ضرورت پر زور

محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل شہباز خان امریکی سفیر کو شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازہ کی بحالی کے منصوبہ کی بریفنگ دے رہے ہیں۔

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 25 اکتوبر 2007ء کو لاہور میں شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازہ کا دورہ کیا اور ''ماضی کے خزانوں'' کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

امریکی سفیر پیٹرسن نے کہا کہ 1674ء میں اپنی تعمیر کے بعد سے شاہی قلعہ کا عالمگیری دروازہ طاقت اور جاہ وجلال کی علامت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ اس قلعہ کی ثقافتی اہمیت کسی شک وشبہ سے بالا ہے۔

پنجاب کے محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر جنرل شہباز خان نے امریکی سفیر کو عالمگیری دروازہ کی بحالی کے منصوبہ کے بارے میں بریفنگ دی۔

امریکی سفیر نے کہا کہ ایسے ثقافتی منصوبوں کے ذریعہ ہم دونوں ملکوں کے مابین مفاہمت کو فروغ دیتے ہیں اور آنے والی نسلوں کیلئے ورثہ میں اضافہ کرتے ہیں۔

امریکی سفیر کے ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے فنڈ کے تحت دی جانے والی 31,834 ڈالر کی گرانٹ سے فن تعمیر کی مختلف تیکنیک بروئے کار لا کر اور اس کی تعمیر میں استعمال ہونے والے خام مال جیسے مواد کو استعمال کر کے عالمگیری دروازہ کا بیرونی حصہ بحال کیا جائے گا۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ امریکی امداد امریکی اور پاکستان کے عوام کی اُن اقدار کی عکاسی کرتی ہے جس کے تحت وہ پاکستان کے ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔

اعلیٰ امریکی مندوب نے پنجاب کے محکمہ آثار قدیمہ کو خراج تحسین پیش کیا جو عالمگیری دروازہ جیسے ثقافتی ورثہ کو محفوظ کر رہا ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کے لئے اہم ہے۔

این پیٹرسن اور شہباز خان محوگفتگو ہیں۔ تصویر میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ بھی نمایاں ہیں۔

امریکی سفیر پیٹرسن کی جانب سے
پشتو مخطوطات کے تحفظ کیلئے گرانٹ

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے یکم اکتوبر 2007ء کو پشاور یونیورسٹی کی پشتو اکیڈمی میں پشتو زبان کے قیمتی تاریخی مخطوطات کو محفوظ کرنے کیلئے امریکی سفیر کے فنڈ برائے تحفظ و بحالی ثقافتی ورثہ کے تحت 45,270 ڈالر کی گرانٹ کا اعلان کیا۔

سفیر پیٹرسن نے ایریا اسٹڈی سینٹر میں گرانٹ پر دستخطوں کی تقریب میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد ثقافتی ورثہ کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے۔ ثقافتی احترام اور شعور و آگہی پاکستان اور دیگر ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات کا بنیادی جزو ہیں۔

پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد جاوید خان نے امریکی سفیر کی جانب سے دی جانے والی گرانٹ کو سراہا۔ پشتو اکیڈمی کی ڈائریکٹر ڈاکٹر سلمٰی شاہین نے اپنے ادارے کی جانب سے گرانٹ کے سمجھوتہ پر دستخط کئے۔

امریکی سفیر پیٹرسن نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ ان تمام نوادرات کے تحفظ کیلئے ہماری امداد سے لوگوں کی توجہ پاکستان کے ثقافتی خزانہ کی جانب مبذول ہوگی۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری امداد سے یہاں کے لوگوں کو تاریخی پشتو مخطوطات کی طرح اپنے ثقافتی ورثہ کی حفاظت کیلئے زیادہ دلچسپی لینے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے صوبہ سرحد میں ثقافتی ورثہ کے تحفظ میں مدد دینے کیلئے امریکی حکومت کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔

یہ مخطوطات، جن میں بہت سے 17 ویں اور اٹھارویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں پشتو شاعری اور ادب کی بہترین جیتی جاگتی مثالیں ہیں اور پاکستان کے ثقافتی ورثہ کا نہایت اہم حصہ ہیں۔ ان مخطوطات کی بحالی اُن کوششوں کا حصہ ہے جس کے تحت پشتو اسکالرز کیلئے علم و تحقیق کے مرکز کے طور پر پشتو اکیڈمی کے کردار کو مضبوط کیا جائے اور پشتو کی بطور تحریری زبان استعمال اور تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

محکمہ خارجہ کا امریکی سفیر کے فنڈ برائے تحفظ و بحالی ثقافتی ورثہ امریکی کانگریس نے 2001ء میں قائم کیا تھا جو دیگر ثقافتوں اور روایات کیلئے امریکی احترام کا مظہر ہے اور دنیا بھر میں عجائب گھروں کے نوادرات، تاریخی آثار قدیمہ اور اظہار کے روایتی ذریعوں کے تحفظ کے منصوبوں میں اعانت کرتا ہے۔

امریکی سفیر کے فنڈ برائے تحفظ و بحالی ثقافتی ورثہ کے صوبہ سرحد میں آغاز سے اب تک پشاور کے عجائب گھر میں قرآنک گیلری کے قیام، مہابت خان مسجد کی بحالی اور پشاور میں گورکٹڑی کمپلیکس اور اب پشتو اکیڈمی میں تاریخی مخطوطات کی بحالی کیلئے 110,000 ڈالر کی امداد فراہم کی جا چکی ہے۔

سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پشتو اکیڈمی کے سینئر پروفیسر ڈاکٹر راج ولی خٹک سے باتیں کر رہی ہیں۔

25 لڑاکا ہیلی کاپٹروں

کی پاک فوج کے شعبہ ہوابازی کو منتقلی

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 22 اکتوبر 2007ء کو پاک فوج کے ہوابازی کے اہلکاروں کی "جرأت اور پیشہ ورانہ مہارت" کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ انتہاپسندی کے خلاف جنگ اور علاقہ میں امن واستحکام لانے کیلئے پاک فوج کے شعبہ ہوابازی اور پاک امریکہ مشترکہ کوششوں کا اثاثہ ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے راولپنڈی کے نزدیک قاسم ایئر بیس پر پاک فوج کو 25 بیل۔412 ہیلی کاپٹرز کی حتمی وصولی اور منتقلی کی باضابطہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ دن پاک فوج کی ہوابازی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا درجہ رکھتا ہے۔

امریکی سفیر نے کہا کہ یہ تقریب امریکہ کی جانب سے پاکستان کے ساتھ تعاون کے مسلسل عہد کی غماز ہے۔ ہمارے فوجی امداد کے پروگرام طویل مدت کیلئے ہیں۔ یہ تعاون اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کی بنیاد ہیں اور بطور اشتراک کار اور حلیف ہمارے تعلقات کو مستحکم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور امریکی جنرل بیملی پاکستانی فوج اور بیل ہیلی کاپٹر کمپنی کے سینئر افسران کے ہمراہ

2004ء میں پاکستان اور امریکہ نے پاک فوج کی ہوابازی کی صلاحیت کو بہتر بنانے کیلئے 235 ملین ڈالر کے طویل مدت منصوبہ کا آغاز کیا تھا۔ منصوبہ کے پہلے مرحلہ میں پاکستان نے پٹہ پر ہیلی کاپٹرز حاصل کئے اور امریکہ نے پاکستان کو ہیلی کاپٹروں کا ایک مضبوط اور قابل اعتماد بیڑا قائم کرنے کیلئے وسائل اور فنڈز مہیا کئے اور تربیت اور امداد بہم پہنچائی۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ آج ہم دوسرے مرحلہ کا آغاز کررہے ہیں۔ پاکستان اب ان ہیلی کاپٹروں کی ملکیت حاصل کررہا ہے اور اُس نے ہیلی کاپٹروں کی ایک ایسی طاقت قائم کی ہے جس سے اس نے حربی کارروائیوں، تحفظ فراہم کرنے اور پورے خطہ میں طبی امداد کیلئے جانیں بچانے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کام کرنے کی اپنی صلاحیت کو بہتر بنایا ہے۔ امریکہ اس مرحلہ میں بھی پاکستان کی اعانت جاری رکھے گا اور تربیت دیتا رہے گا۔

امریکی سفیر نے زور دے کر کہا کہ امریکہ اور پاکستان کی افواج کے مابین تعاون کی ایک طویل اور شاندار تاریخ ہے۔ یہ تعلق چھ برسوں پر محیط پانچ ارب ڈالر سے زیادہ مالیت کے فوجی پروگراموں سے عیاں ہیں۔

سیکرٹری دفاع کامران رسول امریکی سفیر پیٹرسن کو بیل ہیلی کاپٹروں کی خریداری کے سلسلے میں علامتی چیک پیش کررہے ہیں

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کے زیرِ اہتمام

ڈینئل پرل کی یاد میں میوزیکل کنسرٹ

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی ڈینئل پرل کنسرٹ میں حاضرین کے ہمراہ لطف اندوز ہو رہی ہیں

کراچی میں متعین امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے یکم نومبر 2007ء کو مقتول امریکی صحافی ڈینئل پرل کی یاد میں گزشتہ روز منعقد ہونے والے پانچویں میوزیکل کنسرٹ کا افتتاح کیا اور لوگوں کے درمیان اختلافات کو دُور کرنے میں موسیقی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے کہا کہ ڈینئل پرل نے دنیا بھر میں ہر اُس جگہ اپنے دوست چھوڑے ہیں جہاں بھی وہ اپنے پیشہ ورانہ فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں سچائی کی تلاش میں گیا۔ اُنھوں نے کہا کہ پرل ایک باصلاحیت موسیقار تھا اور وہ جہاں کہیں گیا موسیقی کے گروپوں کے ساتھ اُس کا تعلق رہا۔

آنجہانی امریکی صحافی پرل کو 2002ء میں کراچی میں ایک خبر کی تحقیق کرنے کے دوران اغوا کرکے سرقلم کردیا گیا تھا۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ وال اسٹریٹ جنرل کیلئے کام کرتے والا نوجوان صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ ڈینی ایک غیر معمولی طور پر ذہین موسیقار تھا اور سیلو اور وائلن اچھی بجالیتا تھا۔

معروف لوک گلوکارہ شازیہ خشک اور اُن کے گروپ نے 300 سے زیادہ افراد پر مشتمل نوجوان سامعین اور موسیقی کے دیگر پرستاروں کو اپنے مخصوص انداز کی لوک اور عصری موسیقی کے رجحانات کے امتزاج سے تخلیق کی گئی موسیقی سے محظوظ کیا۔

قونصل جنرل اینسکی نے کہا کہ ڈینئل پرل سے متاثر ہوکر آج ہم یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ اس ہم آہنگی اور یقین محکم کا اظہار کریں کہ جو انسان، زندگی کی قدر کرتے ہیں، وہ مل بیٹھیں اور آج کی دنیا میں درپیش چیلنجوں اور مسائل کو حل کرنے کیلئے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ قونصل جنرل نے کہا کہ پرل کو یقین تھا کہ ثقافتی اختلافات موسیقی کے ذریعہ دُور کئے جاسکتے ہیں اور موسیقی کی زبان ایسی ہوتی ہے جس کی کوئی سرحدیں نہیں ہوتی۔ وہ جاز، کلاسیکی، لوک اور حزنیہ موسیقی کا زبردست پرستار تھا۔

لوک فنکارہ شازیہ خشک نغمہ سرا ہیں۔

مزار اُچ شریف

کے تحفظ کیلئے 50 ہزار ڈالر کی امریکی گرانٹ

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 19 اکتوبر 2007ء کو صوبہ پنجاب میں بہاولپور سے 75 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک چھوٹے قصبہ اُچ شریف کے تاریخی شہر میں حضرت جلال الدین بخاری کے مزار کے تحفظ کیلئے 'امریکی سفیر کے ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے فنڈ' سے 50 ہزار ڈالر کی گرانٹ کے اعلان کیا اور اس موقع پر مشترکہ عالمی ورثہ کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ پندرھویں صدی کے اِس غیر معمولی فنِ تعمیر کا حامل مزار نہ صرف اُن ہزاروں زائرین کیلئے جو ہر سال عرس کے موقع پر یہاں آتے ہیں ، بلکہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی محفوظ کرنے کی ضرورت ہے۔

صوبائی وزیر اوقاف و مذہبی امور پیر سید سعید الحسن گیلانی ، مزار کے متولی مخدوم سید سلطان جہانیاں بخاری اور بہاولپور کی ضلعی انتظامیہ کے ارکان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔قبل ازیں گرانٹ کی دستاویزات پر امریکی اور پاکستانی حکام نے دستخط کیئے۔

برائن ہنٹ نے زور دیتے ہوئے کہا کہ یہ گرانٹ امریکہ کی جانب سے دیگر ثقافتوں اور روایات کے احترام کی غماز ہے۔ اِس منصوبہ میں ، جو توقع ہے کہ ستمبر 2008ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا، بیشتر کام مرمت پر مشتمل ہے ، جس میں تمام چوبی ستونوں، شہتیروں اور ٹائلوں کے فرش کی تبدیلی کی جائے گی۔

اُچ شریف معروف اولیاء کرام کے شہر کی حیثیت سے مقدس گردانا جاتا ہے۔ اینٹوں کے گنبد کا حامل یہ مزار پھولدار اور اُقلیدسی نمونوں کے چمکدار

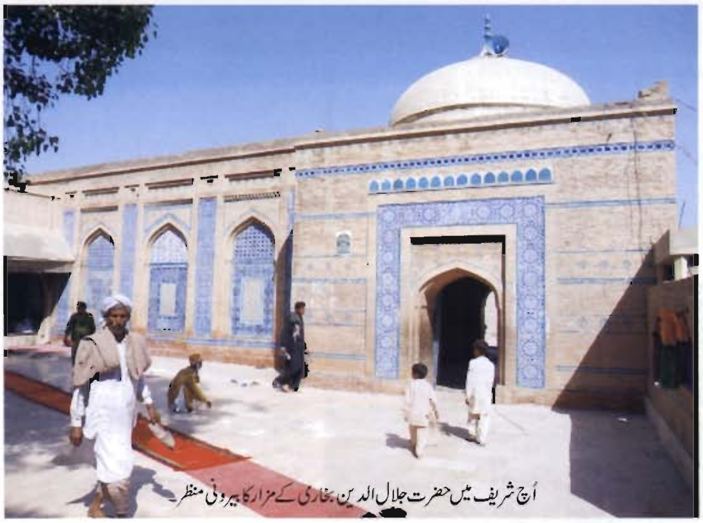
اُچ شریف میں حضرت جلال الدین بخاری کے مزار کا بیرونی منظر

نیلگوں ٹائلوں سے مزین ہے۔ یہ ڈھانچہ جس میں چار دیگر اسی طرح کے قدیم آثار شامل ہیں، مل کر ایک احاطہ بناتے ہیں، یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں بھی شامل ہے۔

اُچ شریف کے ساتھ ساتھ، امریکی سفارتخانہ نے 'سفیر کے ثقافتی ورثہ کے تحفظ کے فنڈ' کے ذریعہ پاکستان میں تاریخی آثار کے تحفظ کے متعدد منصوبوں کیلئے امداد فراہم کی ہے، جن میں ٹیکسلا میں سرکیپ سائٹ اور جینان ڈھیری ، پشاور میں مسجد مہابت خان اور گورگٹری اور پشاور یونیورسٹی میں پشتو مخطوطات، مان سنگھ حویلی، جہلم میں قلعہ روہتاس اور لاہور میں وزیر خان مسجد کا بازار شامل ہیں۔

مزار کے تحفظ کیلئے دی گئی گرانٹ کی تقریب میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ شریک ہیں۔

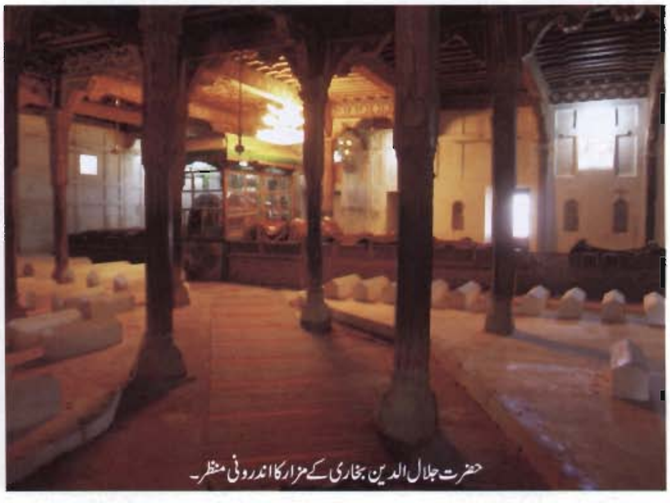
حضرت جلال الدین بخاری کے مزار کا اندرونی منظر۔

یوایس ایڈ کی معاونت سے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع کی ویب سائٹ کا اجراء

پاکستان میں یوایس ایڈ کے قائم مقام مشن ڈائریکٹر ایڈورڈ برجیلز نے سینیٹر نثار اے میمن کے ہمراہ دفاع اور دفاعی پیداوار کے بارے میں پاکستان کی سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کی ویب سائٹ کا باضابطہ افتتاح کیا۔ یہ ویب سائٹ یوایس ایڈ کے قانون سازی میں بہتری لانے کے پراجیکٹ پی ایل ایس پی اور سینٹ کی کمیٹی کے اشتراک سے تیار کی گئی ہے۔

سینیٹر نثار اے میمن تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

یوایس ایڈ کے قائم مقام ڈائریکٹر ایڈورڈ برجیلز نے 9 اکتوبر 2007ء کو ویب سائٹ کے اجراء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ویب سائٹ کا اجراء ہماری اُن مشترکہ کوششوں کا ایک اور اظہار ہے، جن کے ذریعے ہم پاکستان کے شہریوں کو ان کے نمائندوں اور قانون ساز اداروں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات اور اطلاعات فراہم کرنا چاہتے ہیں۔

نئی ویب سائٹ (www.senatedefencecommittee.pk) پر ممبروں کے بارے میں معلومات، کمیٹیوں کی رپورٹوں اور ان کی سرگرمیوں کے بارے میں اخباری بیانات اور مضامین سمیت مفصل معلومات دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ایک ای میل پورٹل بھی شامل ہے، جس سے عام لوگ کمیٹی سے براہ راست سوال دریافت کر سکتے ہیں۔ اس طرح کمیٹیوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی میں عام لوگوں کی رائے اور تجاویز حاصل ہوسکیں گی۔

ایڈورڈ برجیلز نے کہا کہ اس نئی ویب سائٹ کی طرح معلومات کے نئے ذرائع اور وسائل کا استعمال، پاکستان میں سیاسی عمل کے بارے میں لوگوں میں شعور پیدا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرے گا۔ اس طرح امور مملکت کو شفاف بنانے اور ان امور میں لوگوں کی شرکت بڑھانے میں مدد ملے گی، جس سے جمہوریت کو فروغ حاصل ہوگا۔

پی ایل ایس پی سینیٹ کی دو دوسری کمیٹیوں کو بھی ویب سائٹ کی تیاری میں مدد دے رہی ہے۔ ان میں خارجہ امور اور امور کشمیر کے بارے میں قائمہ کمیٹی اور تعلیم، اعلیٰ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں قائمہ کمیٹی شامل ہے۔ تینوں ویب سائٹس کو ٹیمپلیٹس کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے، جسے دوسری کمیٹیاں بھی اپنی اپنی ویب سائٹس کی تیاری کے لئے استعمال کر سکیں گی۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے سینیٹر نثار اے میمن نے کہا کہ یوایس ایڈ کے پی ایل ایس پی کی طرف سے اس ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ کرنے سے کمیٹی کے کام کے بارے میں ان لوگوں کو آگاہی حاصل ہوگی، جن کی ہم نمائندگی کرتے ہیں۔ آسانی سے استعمال ہونے والی یہ ویب سائٹ عام لوگوں کو اس قابل بنائے گی کہ وہ کمیٹی کے کام کو بہتر طور پر سمجھ سکیں جس سے ان کے علم اور شعور میں اضافہ ہوگا۔

7.8 ملین ڈالر کا یوایس ایڈ کا پی ایل ایس پی منصوبہ، جس پر ڈی اے آئی کے ذریعے عملدرآمد ہو رہا ہے، پاکستان کے قومی اور صوبائی قانون ساز اداروں کے ساتھ اشتراک عمل کا حصہ ہے، تاکہ پارلیمانی اداروں اور پارلیمانی روایات کو مستحکم بنایا جا سکے۔

پی ایل ایس پی کے لئے فنڈز کی فراہمی، ڈیڑھ ارب ڈالر کی اس امداد کا حصہ ہے، جو حکومت امریکہ یوایس ایڈ کے ذریعے پانچ سال کے عرصے میں پاکستان کو فراہم کر رہی ہے، اور جس کا مقصد تعلیم، صحت، نظم ونسق، اقتصادی ترقی اور زلزلہ زدہ علاقوں کی تعمیر نو میں مدد دینا ہے۔

یوایس ایڈ کے ایڈورڈ برجیلز اور سینیٹر نثار اے میمن سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کی ویب سائٹ کی افتتاحی تقریب میں شریک ہیں۔

وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس کے

افطار ڈنر

میں یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام کے طالبعلموں کی شرکت

وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس افطار ڈنر میں طالب علموں کے ہمراہ

یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام میں شریک پاکستان اور انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے تین طالب علموں نے جو رمضان المبارک کے مہینہ میں واشنگٹن میں وزیر خارجہ کونڈولیزا رائس کی جانب سے 5 اکتوبر کو دیئے گئے افطار ڈنر میں شرکت کی۔

یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام (YES) کے قائم مقام ڈائریکٹر سی ملر کراؤچ نے اس موقع پر تعلیمی تبادلوں کے شعبہ میں ای سی اے کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام سب سے مقبول پروگرام ہے بالخصوص کانگریس میں۔ انہوں نے 2002ء سے آغاز سے یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام کے بارے میں شرکاء کو بریفنگ دی۔ یہ پروگرام کئی برس پہلے چلنے والے فیوچر لیڈرز ایکسچینج پروگرام FLEX کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا تھا۔ یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام کے شرکاء کو اس موقع پر واشنگٹن میں اپنے اپنے تجربات کے بارے میں اظہار خیال کرنے کو کہا گیا۔

پاکستان کی وادی ہنزہ سے تعلق رکھنے والی نازیہ اختر نے ثقافت، کھانوں اور تاریخ کے بارے میں باتیں کیں جن کی وہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ انہوں نے امریکہ کی جغرافیہ اور نوجوانوں کی سرگرمیوں کے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے امریکہ میں اظہار رائے اور مذہبی آزادی کے حوالے سے اپنے تجربات کے حوالے سے گفتگو کی اور کہا کہ یہاں زندگی حیران کن ہے اور وہ یہاں اپنے مذہب اسلام پر عمل پیرا ہو سکتی ہیں۔

ٹینیسی میں اسکول میں اپنے گزارے گئے وقت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ پاکستانی اسکولوں اور یہاں کے اسکولوں میں زبردست فرق ہے۔ اپنے وطن کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ آپ کو اسکول جانے کیلئے بہت کچھ دینا پڑتا ہے۔ یہاں پر حکومت ادا کرتی ہے اور یہ طالبعلموں کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔ انہوں نے اسکول میں ساتھ طالب علموں سے بات چیت کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے بڑے فخر سے ان طالب علموں کو پاکستان میں 6 ستمبر کو یوم دفاع کی اہمیت بیان کی۔ ان کے ہم جماعتوں نے ان سے بڑے دلچسپ سوالات کئے مثلاً پاکستان میں کمپیوٹرز، میکڈونلڈز اور ٹی وی ہوتے ہیں یا نہیں۔ مشکلات کے باوجود نازیہ نے خود کو نئے ماحول میں ڈھال لیا اور وہ ٹینیسی تلفظ کے ساتھ انگریزی سیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

کراچی پاکستان سے تعلق رکھنے والے رفیع کاظمی نے کہا کہ ان کے تعلیمی تبادلہ پروگرام کا مقصد ثقافتی خلیج اور غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانوں میں مثبت اور منفی پہلو ہوتے ہیں اور پاکستان میں لوگ محض منفی پہلو پر نظر رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ امریکہ کے مثبت پہلوؤں پر بات چیت کرنے میں دلچسپی محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کے رحم دل لوگ، ان کی مذہبی اور شہری آزادیاں اور وسیع رواداری اور صبر و تحمل اس ملک کا اثاثہ ہیں۔

رفیع کاظمی نے ذہنی رویہ میں بنیادی فرق کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ جب پاکستان کی گلی میں کوئی شخص گر جاتا ہے تو اس وقت توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی طاقت اور خود اعتمادی کا مظاہرہ کرنے کیلئے خود اُٹھ کھڑا ہوگا۔ جبکہ امریکہ میں وہ یہ دیکھ کر متاثر ہوئے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ جس سے یوں لگتا ہے کہ یہاں لوگ ایک دوسرے کی کمزوری کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ پاکستان میں ہماری طاقت خود اعتمادی میں مضمر ہوتی ہے۔ امریکہ میں آپ کی طاقت آپ کا اتحاد ہے۔

تینوں طالبعلموں نے یہ بھی بتایا کہ وہ امریکہ آکر اپنے وطن سے پہلے سے زیادہ کس طرح محبت کرنے لگے ہیں۔ انہوں نے بڑے فخر سے بتایا کہ وہ کس طرح اسکول میں اپنا روایتی لباس پہنتے ہیں اور اپنی زبان دوسروں سے شیئر کرتے ہیں۔ جیسا کہ نازیہ نے کہا کہ وہ اپنے ہم جماعتوں کا نام اردو میں لکھتی ہیں اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی فن ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہیں رمضان میں روزے رکھنے اور اپنے ساتھیوں کو اس کے بارے میں بتانے میں کس طرح مشکلات پیش آئیں کہ روزہ رکھنے کے عظیم مقاصد کیا ہیں۔ صبر و تحمل، ضبط اور برداشت اور یہی مقاصد اس کے محرک ہیں۔

یوتھ ایکسچینج اینڈ اسٹڈی پروگرام میں میزبان ماؤں نے بھی پروگرام کے حوالے سے باتیں کیں۔ ایک ماں نے کہا کہ اب ان کا چھوٹا بیٹا کس طرح پورے گھر میں پاکستان کا روایتی رقص کرتا پھرتا ہے جبکہ اسے رقص کی حرکات کا مطلب، پتہ نہیں ہے۔ انہوں نے مہمان طالب علموں کی جانب سے میزبان خاندان کو اپنا حقیقی خاندان تصور کرنے پر ان کی تعریف کی۔ ایک ماں نے دس سالوں سے طالبعلموں کی میزبانی کر رہی ہیں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ طریقہ ہے، جس کے ذریعہ ہم تبدیلی لا سکتے ہیں۔

فاٹا کے طالبعلموں کیلئے یوایس ایڈ کے تعلیمی وظائف

تعلیمی وظائف حاصل کرنے والے فاٹا کے طالب علموں کا یوایس ایڈ کے سینئر ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر مارک وارڈ کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کے شعبہ ایشیا و مشرق قریب کے سینئر ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر مارک ایس وارڈ نے 29 اکتوبر 2007ء کو فاٹا سے تعلق رکھنے والے 22 یونیورسٹی طالبعلموں کو تعلیمی وظائف دیئے۔ یہ وظائف خوشحالی بینک اور پشاور یونیورسٹی اور سٹی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور کے مابین دستخطوں کی ایک تقریب میں دیئے گئے۔ مارک وارڈ نے کہا کہ یوایس ایڈ اس پروگرام کے ذریعہ سندھ، بلوچستان، اور فاٹا کے غیر ترقی یافتہ اور دور افتادہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے طالب علموں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔ یہ وظائف حاصل کرنے والے طالب علموں کے پاس اب یہ موقع ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دیں۔

یوایس ایڈ کی مالی اعانت سے خوشحالی بینک اسکالرشپ پروگرام 2005ء میں شروع کیا گیا اور اس کے تحت طالبعلموں کی ٹیوشن اور امتحانی فیس، نصاب سے متعلقہ مواد اور کتابیں اور رہائش کے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ خوشحالی بینک پہلے ہی 66 طالب علموں کو وظائف دے چکا ہے، جن میں 30 فاٹا سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت تعلیم مکمل کرنے والے بعض طالبعلموں کو انٹرن شپ کیلئے بھی ادائیگی کی جاتی اور ملازمت بھی فراہم کی جاتی ہے۔

اِس موقع پر خوشحال بینک کے صدر غالب نشتر، پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد جاوید خان اور سٹی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے صدر جناب محمد صبور سیٹھی بھی موجود تھے۔

خوشحالی بینک کو یہ امداد امریکہ کی جانب سے پاکستان کو یوایس ایڈ کے ذریعہ دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے، جو پانچ برسوں کے دوران اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت عامہ اور نظم و نسق اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے کاموں کیلئے فراہم کی جا رہی ہے۔

یوایس ایڈ کے سینئر ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر مارک وارڈ ایک طالبعلم کو وظیفہ کی دستاویز دے رہے ہیں۔

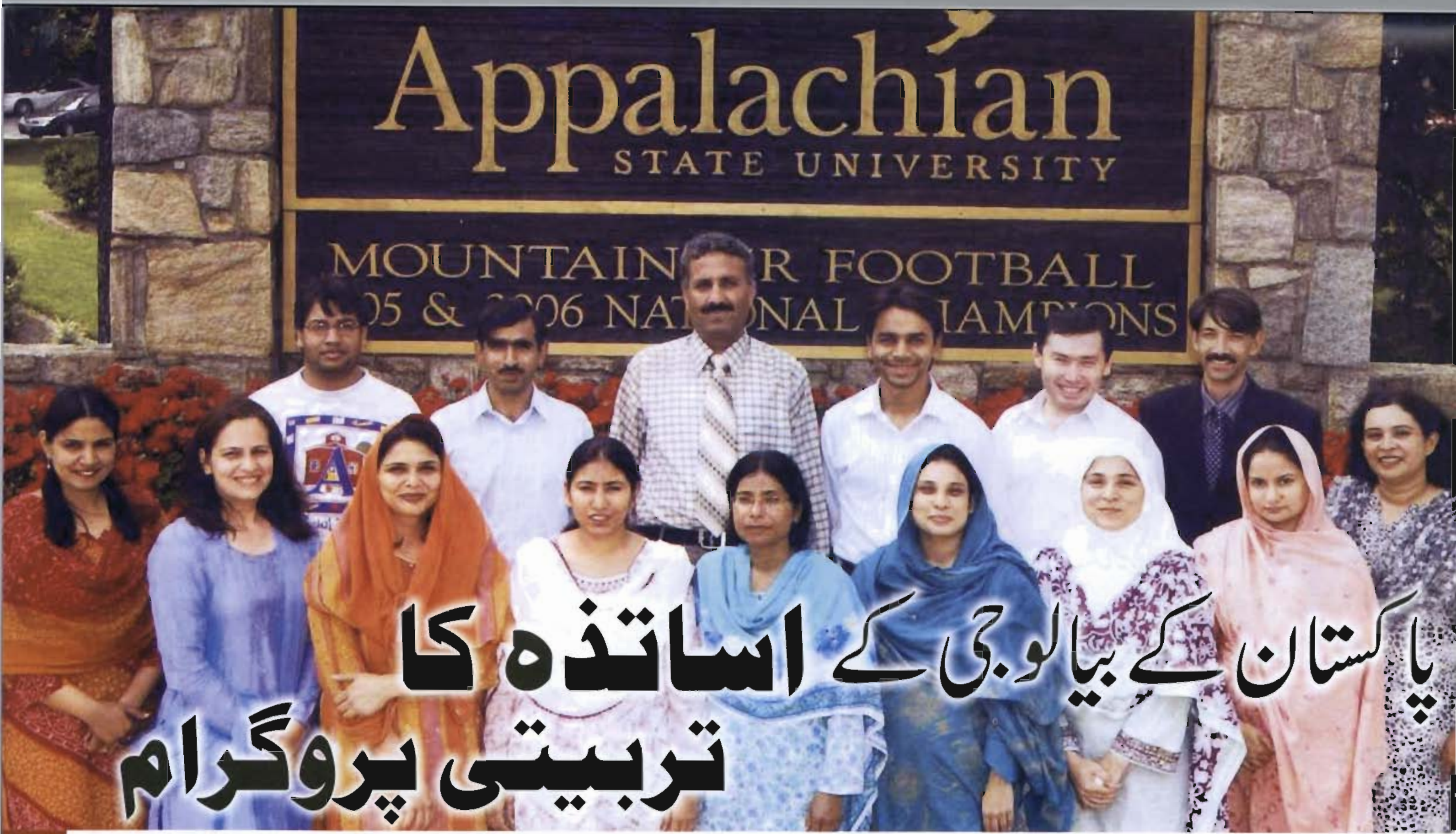

پاکستان کے بیالوجی کے اساتذہ کا تربیتی پروگرام

پاکستان کے بیالوجی کے مضمون کے اساتذہ کے ایک گروپ کو امریکہ میں اپالاچئین سٹیٹ یونیورسٹی میں تربیت حاصل کرنے کا موقع ملا، جہاں انھوں نے امریکی طریقہ تعلیم کے رے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ جنوبی علاقے کی میزبانی سے بھی لطف اٹھایا اور مریکی ثقافت کا بھی مشاہدہ کیا۔

پاکستان کے سیکنڈری اسکول کے بیالوجی کے پندرہ ٹیچرز کو امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ناون سے جولائی اور اگست میں بُون، نارتھ کیرولائنا کی اپالاچئین اسٹیٹ یونیورسٹی میں بھیجا گیا۔ وہاں انھوں نے چھ ہفتے کے تربیتی پروگرام میں شرکت کی۔ ان ٹیچرز کا انتخاب یو ایس یجوکیشنل فاؤنڈیشن نے کیا تھا۔ اس پروگرام سے ان اساتذہ کو سائنس، تدریسی ٹیکنالوجی اور گریزی زبان میں مہارت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ فلبرائٹ بیالوجی ٹیچر ایکسچینج پروگرام اپنی نوعیت کا ایک منفرد پروگرام ہے، جس کا مقصد پاکستان میں معیار تعلیم بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ امریکہ اور کستان کے تعلقات بہتر بنانا ہے۔

پروگرام میں شرکت کرنے والی ایک ٹیچر شاہینہ پروین نے پروگرام کے بارے میں اتے ہوئے کہا، ” اس سے ہمیں نئے تدریسی طریقوں کی تربیت ملی، جو بیالوجی کے مضمون کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔“ شاہینہ اور ان کے رفقائے کار نے بیالوجی کی تدریس کے پانچ تلف طریقوں کی تربیت حاصل کی۔ ان میں ٹیکنالوجی کا استعمال، سوالات کے ذریعے معلومات اصل کرنا، عملی سرگرمیوں کے ذریعے تربیت حاصل کرنا، فیلڈ میں کام کر کے سیکھنا اور لیبارٹری میں طالعہ کرنا شامل ہے۔ سعدیہ ہدایت نے، جن کا تعلق ساہیوال سے ہے، بتایا کہ بیشتر کلاس روم میں، ہرز عموماً محض موضوع پیش کرتے ہیں اور لیکچرز کے ذریعے اس کی تشریح کرتے ہیں، ”لیکن اس وگرام میں ہم نے سوالات کے ذریعے معلومات حاصل کرنے اور ٹیکنالوجی استعمال کرنے کی تربیت حاصل کی۔“ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان میں کلاس روم میں عموماً ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ سوال و جواب کے ذریعے تعلیم دینا، ایک عملی طریقہ ہے۔ اس میں رٹا لگانے کی بجائے مسائل حل کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔

پروگرام میں شرکت کرنے والی ایک اور ٹیچر شازیہ ناز نے بتایا کہ ایک دلچسپ بات یہ دیکھنے میں آئی کہ عام قسم کی اشیاء کا استعمال کر کے تدریس کو دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح بچے زیادہ شوق سے اور تیزی سے سیکھتے ہیں۔ ”ہمارے ہاں پبلک اسکولوں میں صرف بلیک بورڈ اور چاک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے اسکول کی گراؤنڈ میں موجود پھولوں، پودوں اور پرندوں وغیرہ کو بھی استعمال میں لاؤں تو میرے شاگرد تعلیم میں زیادہ دلچسپی لیں گے، بجائے اس کے کہ صرف بلیک بورڈ پر ایک پتے کی تصویر بنا دی جائے۔“ شازیہ ناز نے بتایا کہ اردگرد موجود عام قسم کی اشیاء استعمال کرنا ایک تو مہنگا نہیں پڑتا، دوسرے یہ اشیاء بہ آسانی دستیاب ہوتی ہیں۔

پروگرام میں حصہ لینے والے اساتذہ نے سالانہ اجلاسوں میں بھی اسکول ٹیچرز کے ساتھ شرکت کی، اور مقامی اسکول کے بورڈ اور اساتذہ اور والدین کی تنظیموں کے ممبروں سے بھی ملاقاتیں کیں، اور سائنس ٹیچرز کے لیکچرز میں بھی شرکت کی۔

پاکستانی ٹیچرز کا گروپ اگرچہ انگریزی روانی سے بول سکتا تھا، تاہم انھوں نے ان کلاسوں میں بھی شرکت کی، جہاں انگریزی دوسری زبان کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ یہاں انھیں امریکی اب و لہجے کا اندازہ ہوا۔ انھوں نے گریجوایٹ طلباء اور موسم گرما کے کورسوں میں حصہ لینے والے اساتذہ سے بھی ملاقات کی۔ شاہینہ پروین نے بتایا کہ مجھے اس بات پر حیرت ہوئی کہ ”امریکی اور برطانوی لہجے میں کتنا فرق ہے۔“

سماجی اور ثقافتی سرگرمیاں بھی پروگرام کا ایک اہم حصہ تھیں۔

زلزلہ زدہ علاقوں میں یوایس ایڈ کے تعلیمی

کا کامیاب

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو اور بحالی کے ادارہ (ERRA) اور مانسہرہ اور باغ کے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کے مکینوں نے 25 اکتوبر 2007ء کو امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی یوایس ایڈ کے تعلیمی شعبہ کے پروگرام RISE کی کامیابیوں کی پہلی سالگرہ منائی۔

تعلیم کے شعبہ کو توانا بنانے، از سر نو تعمیر اور مستحکم کرنے کے منصوبہ RISE کے تحت مانسہرہ اور باغ کے اضلاع میں تعلیمی ڈھانچہ کو دوبارہ تعمیر کرنے اور اُسے بہتر بنانے اور بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرنے کیلئے کام کیا جاتا ہے۔

اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن پیٹر ڈبلیو بوڈی نے منصوبہ کی پہلی سالگرہ کی تقریب میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کیلئے امریکی امداد پاکستان کے مستقبل میں سرمایہ کاری ہے اور تعلیم کے شعبہ میں سرمایہ کاری ہمیشہ بہترین ثمرات لاتی ہے۔

جناب بوڈی نے کہا کہ گزشتہ سال RISE نے دو اسکولوں کو مکمل کیا اور مانسہرہ اور باغ میں 30 مزید اسکولوں کے ابتدائی خاکے تیار کر لئے گئے ہیں یا زیر تعمیر ہیں۔

وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان اور امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن پیٹر بوڈی کا طلبا و طالبات کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

زلزلہ سے متاثر ہونے والے علاقہ سے تعلق رکھنے والی ایک طالبہ تقریب سے خطاب کر رہی ہے۔

وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان اور امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن پیٹر بوڈی زلزلہ زدہ علاقوں میں یوایس ایڈ کے تعلیمی پروگرام میں شریک ہیں۔

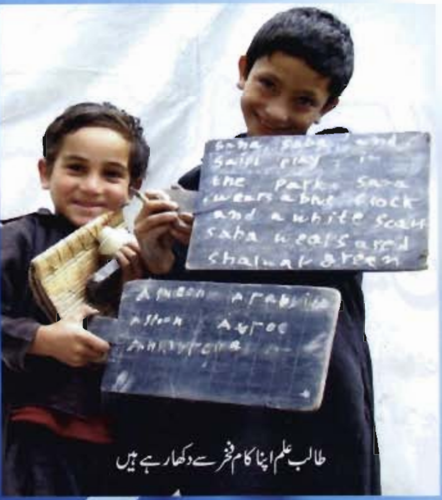

طالب علم اپنا کام فخر سے دکھا رہے ہیں

پروگرام

سال مکمل ہونے پر تقریب

یو ایس ایڈ کا 13 ملین ڈالر مالیت کا منصوبہ RISE زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں امریکی حکومت کی جانب سے تعمیر نو کی کوششوں کا جزو لاینفک ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اِن اضلاع میں اساتذہ کو کمرہ جماعت میں درس و تدریس کے معیار کو بہتر بنانے کی تربیت دے کر اور اسکولوں کی تعمیر نو اور دیکھ بھال کیلئے والدین و اساتذہ کی کمیٹیوں کو متحرک کر کے مقامی آبادیوں کی اعانت بھی کی جاتی ہے۔

پیٹر بوڈی نے کہا کہ یو ایس ایڈ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں 200 ملین ڈالر مالیت کے تعمیر نو کے ایک پروگرام کے ذریعہ اسکولوں اور اسپتالوں کو دوبارہ تعمیر کر رہا ہے، تعلیمی و طبی سہولیات کو وسعت دے رہا ہے اور معاشی صورتحال بہتر بنا رہا ہے۔

جناب بوڈی نے صوبہ سرحد اور آزاد جموں و کشمیر کے شعبہ تعلیم کے حکام کا شکریہ ادا کیا اور منصوبہ کی ابتدائی کامیابیوں میں ERRA کے ساتھ اُن کے بہتر تعلقاتِ کار قائم کرنے کے عمل کو سراہا۔ بعد ازاں تقریب میں اساتذہ، تعلیمی منتظمین حکام اور مقامی آبادی کے لوگوں کو منصوبہ میں تعاون کرنے پر اسناد اور انعامات دیئے گئے۔

والدین، اساتذہ اور اسکول کی انتظامیہ اسکول مینجمنٹ کمیٹیوں اور والدین و اساتذہ کونسلوں کے ذریعہ اپنے اپنے علاقوں میں اسکولوں کو چلانے میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔

مانسہرہ میں اساتذہ سیکھنے کے عمل میں فعال شمولیت اور مسائل کا حل تلاش کرنے میں تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے نت نئی تراکیب سیکھتے ہیں۔

سیاسی اور سماجی

میدانوں میں خواتین کے کردار کی اہمیت

لاہور کے ایک مدرسہ میں

ممتاز امریکی سیاسی مشیر اور کاروباری شخصیت این ڈبلیو سٹون نے اکتوبر میں پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ کے دوران ملک کے سیاسی ومعاشی میدانوں میں خواتین کی مکمل شمولیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

اسلام آباد میں صحافیوں کے ایک گروپ سے باتیں کر رہی ہیں۔

اسلام آباد، پشاور، لاہور اور کراچی میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے گروپوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خواتین قومی سیاست اور معیشت میں زیادہ نمایاں اور تعمیری کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان کی سیاست میں حصہ لینے کیلئے زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔

انہوں نے سیاست میں مردوں کے مقابلہ میں خواتین کے کردار کے پانچ اہم مثبت اثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ عورتیں مردوں کی بہ نسبت زیادہ بااخلاق ہوتی ہیں۔ قانون سازی کو ایک دوسرے نقطہ نظر سے دیکھ سکتی ہیں۔ سرکاری اخراجات کو زیادہ بہتر طور پر چلا سکتی ہیں۔ معیشت کو مستحکم کرنے میں اُن کا بڑا کردار ہے اور مرد حضرات کے مقابلہ میں امن کی بڑی داعی ہوتی ہیں۔

این سٹون نے، جو 12 سال کی عمر سے سیاست میں ہیں، کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ خواتین سیاست کو سمجھیں۔ یہ ایک طرح کا کھیل ہے، ایک سنجیدہ کھیل لیکن اس میں مزہ آتا ہے۔ خواتین کو انتخابات میں حصہ لینے کی رہنمائی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عورتیں سیاست کو گندے لوگوں کا کام سمجھتی ہیں، لیکن یہ کام اُن کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتیں کہ جو کچھ آپ کے ساتھ ہوتا ہے، دوسرے لوگ ہمیشہ اُس پر قدرت نہ حاصل کریں تو آپ کو سیاست سمجھنا ہوگی۔

این سٹون خواتین کو بااختیار بنانے کی زبردست علمبردار ہیں اور مشیر اور خیر سگالی کے سفیر کی حیثیت سے کئی ملکوں میں کام کر چکی ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ بیشتر ملکوں میں سیاست میں خواتین کی شمولیت حتیٰ کہ امریکہ میں بھی کچھ زیادہ نہیں ہے اور امریکی سینیٹ اور ایوان نمائندگان میں اُن کی نمائندگی بالترتیب 19 اور 20 فی صد ہے۔

اسلام آباد کے دورہ کے دوران انہوں نے ایشیا فاؤنڈیشن میں رائے دہندگان کی تعلیم اور اُن کو متحرک کرنے کے موضوع پر ایک گول میز مذاکرہ سے خطاب کیا اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں واقع لنکن کارنر میں سیاست میں خواتین کے کردار ایک ورکشاپ میں اظہار خیال کیا۔ انہوں نے اس بات کی اہمیت پر زور دیا کہ خواتین ووٹنگ اور قانون سازی کے عمل میں شرکت کر کے کس طرح تبدیلی لا سکتی ہیں۔

لاہور میں انہوں نے لڑکیوں کے ایک مدرسہ اقراء مدینۃ العلوم کا دورہ کیا اور وہاں روزمرہ زندگی میں خواتین کی شرکت کی اہمیت پر بات چیت کی۔ انہوں نے انتخابی مہم چلانے والی خواتین، کونسلرز اور خواتین ارکان اسمبلی کیلئے انتخابی مہم کے انتظام کے موضوع پر ایک ورکشاپ کی بھی نگرانی کی۔

پشاور میں این سٹون نے سرحد ویمن چیمبر آف کامرس کا بھی دورہ کیا اور اکیسویں صدی میں خواتین بطور معاشی اور سیاسی رہنما کے موضوع پر ایک گول میز مباحثہ میں حصہ لیا۔ شرکاء سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جو کچھ کیا ہے وہ صرف دو باتیں ہیں۔ اول، آزادی اور سماجی انصاف کیلئے اُٹھ کھڑا ہونا اور دوم، عورتوں کی مدد کرنا۔

امریکی مقرر این اسٹون نے کراچی کے دورہ کے دوران کاروباری خواتین اور صحافیوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں اور انہیں پاکستان کے سیاسی وسماجی دھارے میں خواتین کے ووٹ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کراچی میں

پشاور میں خطاب

Women's Participation in Political, Economic Spheres Urged

American Speaker Ann Stone Meets With Cross Section of Civil Society Groups During her 2-Week Visit to Pakistan

Noted American political consultant and entrepreneur, Ann Stone, underlined the need of "full-fledged women's participation in the political and economic spheres of the country," during her two-week visit to Pakistan in October.

"Women can play a more prominent and constructive role in national politics and economy. They should be encouraged to come forward to have a greater role in politics," she told a cross section of women groups in Islamabad, Peshawar, Lahore and Karachi.

She outlined "five distinctive attributes" of women in politics as compared to men. She noted that women are generally more ethical than their male counterparts; women bring different and important perspective to legislation; women make good managers of public spending; women-owned businesses have a major role in strengthening the economy; and women are known to be a greater advocate for peace than men.

"I want women to understand politics. It really is a game in a way, a serious game but there can be lot of fun," Stone, who has been in politics since age 12, said while speaking at length how to train and prepare women for contesting elections. "Women see politics as dirty men's business but it's something that impacts your life. If you do not want other people to always control what happens to you, you have to understand politics."

As a political and business consultant, she has appeared regularly on U.S. news programs as a commentator. She is also a prominent advocate for women's empowerment and laments the fact that women's participation in politics even in the U.S. was not adequate with women holding "just 19 and 20 per cent shares in the U.S. Senate and House of Representatives respectively.

Her Islamabad program included a round-table discussion with 5 organizations involved in the Free and Fair Elections Network (FAFEN) at the Asia Foundation on 'Voter Education and Mobilization' and a workshop on the "Role of Women in Politics," co-hosted by PAIMAN at the Lincoln Corner in the International Islamic University. She also underscored the importance of the difference women could make by voting and participating in the legislative process.

In Lahore, she visited a girls madrassa - Iqra Madeena-tul-Ilm and discussed the importance of women's participation in public life. She also held a workshop on "Election Campaign Management" for women campaign managers, councilors and women parliamentarians.

In Peshawar, Ms. Stone visited the Sarhad Womens Chamber of Commerce and participated in a roundtable discussion on "Women as Economic and Political Leaders in the 21st Century."

In her meetings with women entrepreneurs and journalists in Karachi, Stone presented different strategies for women to make their contribution to society felt and to make their votes count in the socio-political mainstream of Pakistan.

While in the country Ann Stone was also interviewed by several television channels and newspapers.